15791 ۵/۲۳

(۲)

① کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے
والد صدیق صاحب کا انتقال ہوگیا ہے ان کے ورثاء میں ایک بیوہ، سات
بیٹے اور ایک بیٹی ہیں، مرحوم کے والدین (دادا، دادی) اور نانی کا
انتقال ہوگیا ہے اب سوال یہ ہے کہ ہمارے والد صاحب کے ترکہ
میں ذاتی مکان ہے اس کی تقسیم مذکورہ بالا افراد میں کس
طرح ہوگی قرآن و حدیث کی روشنی میں اسکا جواب دیں

② ہمارے والد صاحب کا [illegible] تقریباً چار ماہ تک نماز
نہیں پڑھ سکے اسکا ہم فدیہ ادا کرنا چاہتے ہیں البتہ والد صاحب
نے اسکی وصیت نہیں کی تھی تاہم ہم سب ورثاء عاقل اور بالغ
ہیں، اب سوال یہ ہے کہ اسکا کیا حکم ہے قرآن و حدیث
کی روشنی میں اسکا جواب دیں

درخواست گزار: سعید اللہ

پتہ: ابراہیم حیدری ارکان آباد ضلع ملیر

فون نمبر:

~~0324-3144479~~

0316-2641209

دار الافتاء — فتوی نمبر ۳۷/۱۹۹۸ — جامعہ دارالعلوم کراچی

جواب منسلک ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔ مرحوم صدیق نے بوقتِ انتقال اپنی ملکیت میں مذکورہ مکان سمیت جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال وجائیداد مثلاً پلاٹ، نقدرقم، سوناچاندی، مالِ تجارت، کپڑے، برتن اور مرحوم کا وہ قرض جو ان کا کسی پر ہو اور مرحوم نے اپنی زندگی میں وہ وصول یا معاف نہ کیا ہو، غرض جو بھی چھوٹا بڑا سامان چھوڑا ہے وہ سب ان کا ترکہ ہے، اس میں سب سے پہلے ان کے کفن ودفن کے متوسط اخراجات نکالے جائیں، تاہم اگر یہ اخراجات کسی نے احسان کے طور پر ادا کردیئے ہوں، تو ان کے ترکہ سے یہ اخراجات نہیں نکالے جائیں گے۔ البتہ اگر مرحوم کے ذمہ کسی کا کوئی واجبُ الاداء قرض ہو تو اسکے ترکہ سے وہ ادا کیا جائے، نیز اگر مرحوم نے اپنی بیوی کا مہر ادا نہ کیا تو اس کے ترکہ سے بیوہ کا مہر بھی ادا کیا جائے گا، اس کے بعد دیکھیں کہ اگر مرحوم نے کسی غیر وارث کے حق میں کوئی جائز وصیت کی ہو تو اس پر بقیہ ترکہ کے ایک تہائی (1/3) مال کی حد تک عمل کریں، اس کے بعد جو ترکہ باقی بچے اس کے کل ایک سو بیس (120) برابر حصے کر کے بیوہ کو پندرہ (15) حصے، بیٹی کو سات (7) حصے اور ہر بیٹے کو چودہ چودہ (14) حصے دیدیں۔

تقسیم کا نقشہ۔

مسئلہ:٨ تصحیح ١٢٠ مضروب:١٥

میت

بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی
١	٧							
١٥	١٠٥							
١٥	١٤	١٤	١٤	١٤	١٤	١٤	١٤	٧
١٢٫٥٪	١١٫٦٦٦٪	١١٫٦٦٦٪	١١٫٦٦٦٪	١١٫٦٦٦٪	١١٫٦٦٦٪	١١٫٦٦٦٪	١١٫٦٦٦٪	٥٫٨٣٣٪

(۲)۔۔۔ واضح رہے کہ وصیت نہ ہونے کی بناء پر صورتِ مسئولہ میں ورثاء پر مرحوم کے نمازوں کا فدیہ ادا کرنا لازم نہیں، تاہم اگر دلی رضامندی سے سب ورثاء اپنی طرف سے یا مرحوم کے ترکے سے ادا کردیں تو یہ انکی طرف سے احسان ہوگا اور باعثِ اجر وثواب ہوگا۔

دار الافتاء

(جاری ہے۔۔۔)

ایک نماز کا فدیہ پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت ہے، روزانہ کی پانچ فرض نمازیں اور وتر بھی چونکہ واجب ہے اس لئے وہ بھی مستقل نماز شمار ہوگی، لہٰذا روزانہ چھ (٦) نمازوں کے حساب سے چار مہینے کی نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے گا۔

الفتاوى الهندية – (١ / ١٢٥)

إذا مات الرجل وعليه صلوات فائتة فأوصى بأن تعطى كفارة صلواته يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر وللوتر نصف صاع ولصوم يوم نصف صاع من ثلث ماله.........وإن لم يوص لورثته وتبرع بعض الورثة يجوز ويدفع عن كل صلاة نصف صاع حنطة منوين، ولو دفع جملة إلى فقير واحد جاز.......................... واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہٗ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۱/ ذوالقعدہ / ۱۴۳۹ھ

05/ اگست/ 2018ء

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی کان اللہ لہٗ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۱/ ذوالقعدہ / ۱۴۳۹ھ

4/ اگست/ 2018ء

الجواب صحیح

محمد طاہر عفی لہ

۲۱/۱۱/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح

۲۱/۱۱/۱۴۳۹ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۳۷/۱۹۹۸

مورخہ ۱۴۳۹/۱۱/۲۳ھ

۲۰۱۸/۸/۶ء

مفتی

محمود